عُمْدَةُ التَّصرِيحِ

فِي

قِيَامِ رَمَضَانَ وَصَلَاةِ التَّرَاوِيحِ

قیامِ رمضان کی فضیلت

اور

بیس رکعات نمازِ تراویح کا اِثبات

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

عُمْدَةُ التَّصْرِيحِ

فِي

قِيَامِ رَمَضَانَ وَصَلَاةِ التَّرَاوِيحِ

عُمْدَۃُ التَّصْرِیْح

فِي

قِیَامِ رَمَضَانَ وَصَلَاۃِ التَّرَاوِیْح

قیامِ رمضان کی فضیلت اور

بیس رکعات نمازِ تراویح کا اِثبات

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : محمد علی قادری

نظرِ ثانی : ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جون 2018ء [1,100 - پاکستان]

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا
على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين
والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

پیش لفظ	۱۳
۱. تَرْغِيْبُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ	۱۸
﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی قیام رمضان سے متعلق ترغیب﴾	
۲. قِيَامُ رَمَضَانَ سُنَّةٌ	۲۲
﴿قیامِ رمضان سنت ہے﴾	
۳. مَغْفِرَةُ الذُّنُوْبِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ	۲۴
﴿قیامِ رمضان کی بدولت گناہوں کی مغفرت﴾	
۴. جُهْدُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ	۲۸
﴿قیامِ رمضان کے سلسلے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ریاضت﴾	
۵. اِجْتِهَادُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْقِيَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ	۳۰
﴿حضور ﷺ کی آخری عشرۂ رمضان میں قیام کے لیے محنت﴾	
۶. عَمَلُ قِيَامِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِي رَمَضَانَ	۳۲
﴿رمضان المبارک میں اہلِ مدینہ کے قیام کا معمول﴾	
۷. صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ التَّرَاوِيْحَ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ صَلُّوْا بِصَلَاتِهِ	۳۴

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نمازِ تراویح پڑھی اور لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتدا کی﴾

٨. حَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ جَمَاعَةَ صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ ٤٢

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ تراویح کی جماعت پر تحسین فرمائی﴾

٩. كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٤٤

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں ادا فرماتے تھے﴾

١٠. جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه النَّاسَ خَلْفَ إِمَامٍ وَاحِدٍ فِي التَّرَاوِيْحِ ٤٦

﴿سیدنا عمر بن خطاب رضی الله عنه نے لوگوں کو نمازِ تراویح میں ایک امام کے پیچھے جمع فرمایا﴾

١١. كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي عَهْدِ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی الله عنهما ٥٠

﴿حضرت عمر اور عثمان رضی الله عنهما کے عہدِ خلافت میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے﴾

١٢. كَانَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ يُصَلِّي التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٥٦

﴿سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نمازِ تراویح بیس رکعت پڑھتے تھے﴾

١٣. اَلْقُرَّاءُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يَؤُمُّوْنَ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٥٨

﴿وہ قراء صحابہ و تابعین جو لوگوں کی بیس رکعات تراویح میں امامت فرماتے تھے﴾

(۱) كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۵۸

﴿حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے﴾

(۲) كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ رضی اللہ عنہ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۵۸

﴿حضرت سوید بن غفلہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے﴾

(۳) كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۶۰

﴿حضرت ابن ابی ملیکہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے﴾

(٤) كَانَ الْحَارِثُ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۶۰

﴿حضرت حارث لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے﴾

(۵) كَانَ عَلِيُّ بْنُ رَبِيْعَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ ۶۰

﴿حضرت علی بن ربیعہ لوگوں کو پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات) پڑھاتے تھے﴾

(٦) كَانَ شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ صَاحِبُ عَلِيٍّ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٦٢

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی شُتَیر بن شَکَل بیس رکعات تراویح کی امامت فرماتے تھے﴾

(٧) كَانَ أَبُوْ الْبُخْتَرِيِّ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ ٦٢

﴿حضرت ابوالبختری پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات) پڑھتے تھے﴾

(٨) كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَأْمُرُ الْقُرَّاءَ بِإِقَامَةِ ذٰلِکَ ٦٢

﴿حضرت عمر بن عبد العزیز قُراء حضرات کو بیس رکعات پڑھانے کا حکم فرماتے تھے﴾

(٩) عَمَلُ النَّاسِ فِي التَّرَاوِيْحِ كَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٦٤

﴿صحابہ و تابعین کا عام معمول بھی ۲۰ رکعاتِ تراویح پڑھنے کا تھا﴾

١٤. ذِكْرُ صَلَاةِ تَهَجُّدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ ٧٢

﴿رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نمازِ تہجد کا بیان﴾

☆ آٹھ رکعت نماز تراویح کے مغالطے کا ازالہ ٧٣

☆ کیا تہجد کا نام ہی قیام رمضان اور صلاۃ التراویح ہے؟ ایک مغالطے کا ازالہ ٧٦

☆ امام مسلم نے مذکورہ بالا حدیث کو قیام رمضان کے باب میں درج ہی نہیں کیا ٧٧

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو تہجد کے باب میں لانے پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے ۷۸

☆ آخِرُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ ۸۰

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی رات کی سب سے آخری نماز﴾ ۸۱

المصادر والمراجع ۸۷

پیش لفظ

قیامِ رمضان اور تراویح اسلامی عبادات کا اہم ترین حصہ ہے۔ دیگر اَعمالِ خیر کی طرح رمضان المبارک میں قیام اللیل کی اہمیت وفضیلت اور اجر وثواب میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ قیام اللیل اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور محبوب بندوں کی صفات میں سے ہے۔ قرآن و حدیث میں قیام اللیل کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا ان بندگانِ خدا کی تعریف کی گئی ہے جو شب باشی کرتے ہوئے اپنے خالق و مالک کے حضور قیام کرتے ہیں اور ساری ساری رات اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سراپا عجز و انکسار بن کر کھڑے رہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو قیام اللیل اتنا محبوب تھا کہ کثرتِ قیام کے باعث آپ ﷺ کے قدمین مبارک متورم ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے قیام کو تکتا تھا، فرمایا:

الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ○ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ ○ [الشعراء، ٢٦:٢١٨-٢١٩]

جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لیے) قیام کرتے ہیں○ اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے○

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قیام اللیل کو بھی جانتا تھا۔ فرمایا:

اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ. [المزمل، ٧٣/٢٠]

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی)

نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب ایک شخص (جبیر بن نفیر) نے آپ ﷺ کے قیام کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ کیا آپ نے سورۃ المزمل کی آیات نہیں پڑھیں؟ وہی آپ ﷺ کا قیام تھا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی آپ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ اس دوران آپ ﷺ نے جو پہلی گفتگو فرمائی وہ یہ تھی کہ سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں؛ تم امن و سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ایک حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے قیام اللیل کو پہلی امتوں کے صالحین کی عادت قرار دیتے ہوئے اسے اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ ماہِ صیام میں عام دنوں کی نسبت زیادہ عبادات و ریاضات اور مجاہدہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ اس مہینے میں جہاں دیگر عبادات کا اہتمام فرماتے وہاں قیام اللیل کا بھی خصوصی اہتمام فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اس مہینے میں ایمان اور یقین کے ساتھ حصول اجر و ثواب کی نیت سے قیام کرے گا اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ آخری عشرہ میں آپ ﷺ قیامِ رمضان کے سلسلہ میں اپنی محنت کو اور بھی بڑھا دیتے تھے۔

صلاۃ التراویح حضور تاجدار کائنات ﷺ کی طرف سے اُمت کے لیے رمضان المبارک میں قیام کی ایک بہترین سنت ہے۔ آپ ﷺ نے نمازِ تراویح کا خود آغاز فرمایا اور تین دن تک خود بیس رکعات تراویح کی جماعت کروائی۔ بعدازاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شوق کے باعث اس نماز کی فرضیت کے خدشہ کے پیش نظر اس کی جماعت کو ترک فرما دیا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز تراویح متفرق طور پر پڑھتے رہے۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک امام حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے اکٹھا کر

دیا اور اس عمل کو بدعت حسنہ قرار دے کر قیامت تک کے لیے حضور ﷺ کی اس سنت کا اِحیا فرما دیا۔

زیرِ نظر کتاب حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہم العالی کی ’قیام رمضان اور تراویح‘ کے موضوع پر ایک مختصر مگر جامع تالیف ہے۔ انہوں نے احادیثِ نبویہ کے عظیم الشان ذخیرہ سے موضوع ہٰذا سے متعلق احادیث و روایات کا بہترین انتخاب کیا ہے اور ان کو انتہائی خوش اسلوبی سے بصورت دلائل اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے قیامِ رمضان کے معمول پر مستند احادیث ذکر کی ہیں اور اَہلِ مدنیہ کے قیامِ رمضان کو کتب احادیث سے بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام حفظه الله تعالیٰ نے نمازِ تراویح کو سنتِ رسول ﷺ اور سنتِ صحابہ و تابعین کی روشنی میں بیان کیا ہے اور ثقہ روایات سے بیس رکعاتِ تراویح کو ثابت کیا ہے۔ آخر میں بیس تراویح کے حوالے سے بعض حلقوں کی طرف سے پیدا کیے گئے علمی مغالطّوں کا محدثانہ علمی و تحقیقی انداز سے ردّ بھی کیا ہے۔

احادیث کی تحقیق و تخریج اور ترتیب و تبویب نے اس مختصر کتاب کو مزید مدلل اور محققہ بنا دیا ہے۔ اس کتاب کی ہر حسن و خوبی شیخ الاسلام زیدہ مجدہ کے علمی و تحقیقی تبحر کی بدولت ہے اور ہر نقص و خامی اس احقر کی علمی کم مائیگی کا نتیجہ ہے۔ امید واثق کہ یہ کتاب شیخ الاسلام دامت فیوضاته کی دیگر سیکڑوں تصانیف کی طرح مفید مطلب ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے کماحقہ استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے اور ہمارے قلوب و اذہان کو ان کی روشنی سے مستنیر فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد علی قادری)

سینئر ریسرچ اسکالر

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi)

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(۱) شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی
وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُکۡمِلُوا
الۡعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○ (البقرة، ۲/۱۸۵)

(۲) وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ. (الإسراء، ۱۷/۷۹)

(۳) وَالَّذِیۡنَ یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ○ (الفرقان، ۲۵/۶۴)

(۴) الَّذِیۡ یَرٰکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ ○ (الشعراء، ۲۶/ ۲۱۸)

(۵) یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ○ نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِیۡلًا ○ اَوۡ
زِدۡ عَلَیۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ○ (المزمل، ۷۳:۱-۴)

(۶) اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَنِصۡفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ
مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ. (المزمل، ۷۳/۲۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکرگزار بن جاؤ○

(۲) اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی قرآن کے ساتھ شب خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے

(۳) اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○

(۴) جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لیے) قیام کرتے ہیں○

(۵) اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)○ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)○ آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیں○ یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں○ یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں○

(۶) بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)۔

تَرْغِيْبُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

١/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضي الله عنه عَلٰى ذٰلِكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

٢/٢. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ،

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم/١٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/٥٢٣، الرقم/٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم عن رسول الله، باب الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣/١٧١، الرقم/٨٠٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٥٨، الرقم/٧٧١٩۔

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم/١٣٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، ←

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی قیامِ رمضان سے متعلق ترغیب﴾

۱/۱۔ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیامِ رمضان (تراویح) کی ترغیب دیتے تھے مگر اس کا تاکیدی حکم نہیں دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا اور یہ (قیامِ رمضان کا) معاملہ اسی طرح برقرار رہا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق ﷛ کے پورے دورِ خلافت اور حضرت عمر ﷛ کی خلافت کے ابتدائی دور تک یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۲/۲۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر الغفاری ﷛ نے فرمایا: ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے تو آپ ﷺ نے اس مہینے میں کسی روز ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا حتی کہ سات روز باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ تہائی رات تک قیام فرمایا پھر (اگلے دن) جب چھ روز باقی رہ گئے تھے تو بھی ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ پھر (اگلے دن) جب رمضان المبارک کے پانچ روز باقی رہ گئے تھے تو آپ ﷺ نے آدھی رات تک ہمارے ساتھ قیام فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش اس رات آپ ہمیں اور بھی نفل پڑھا دیتے!

قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بَقِيَّةَ الشَّهْرِ.

رَوَاهُ أَصْحَابُ سُنَنِ الْأَرْبَعَةِ وَالدَّارِمِيُّ

....

باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ٣/١٦٩، الرقم/٨٠٦، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، ٣/٨٣، الرقم/١٣٦٤، وابن ماجه في السنن كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ١/٤٢٠، الرقم/١٣٢٧، والدارمي في السنن، ٢/٤٢، الرقم/١٧٧٧۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو فارغ ہوتے ہی اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب شمار کر لیا جاتا ہے۔ جب چار روز باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا۔ پھر جب تین روز باقی رہ گئے تو اس رات آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں، اپنی اَزواجِ مطہرات اور دیگر لوگوں کو جمع فرمایا اور آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں خدشہ ہوا کہ کہیں فلاح کا وقت ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سحری۔ پھر ماہِ رمضان کے باقی دنوں میں آپ ﷺ نے (ہمارے ساتھ) قیام نہ فرمایا۔

اِسے اَئمہ سنن اَربعہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

قِيَامُ رَمَضَانَ سُنَّةٌ

١/٣. عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ، قَالَ: لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَاناً وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلٰى والطَّيَالِسِيُّ وَالشَّاشِيُّ.

٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف يحيي بن أبي كثير والنضر بن شيبان، ٤/١٥٨، الرقم/٢٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ١/٤٢١، الرقم/١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٥، الرقم/٧٧٠٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٧٠، الرقم/٨٦٥، وأبو داود الطيالسي في المسند/٣٠، الرقم/٢٢٤، والشاشي في المسند، ١/٢٧٣، الرقم/٢٤١ـ

﴿قیامِ رمضان سنت ہے﴾

۱/۳۔ نضر بن شیبان سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن ﷺ سے ملاقات کی تو ان سے کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے اپنے والد ماجد سے رمضان المبارک کے متعلق سن رکھی ہو۔ آپ نے فرمایا: ہاں! مجھے میرے والدِ گرامی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ) نے ایک حدیث بیان فرمائی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ماہِ رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لیے اس کے قیام (نمازِ تراویح) کو سنت قرار دیا ہے۔ پس جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کرے وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن پاک تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔

اِسے امام نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور ابو داؤد طیالسی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

مَغْفِرَةُ الذُّنُوْبِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ

١/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

٢/٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى الْقِيَامِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٣/٦. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا،

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان ٢/٧٠٧، الرقم/١٩٠٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا،٤/١٥٥، الرقم/٢١٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٧، الرقم/٢٥٤٦، وأبو عوانة في المسند، ٢/٢٤٩، الرقم/٣٠٣٨۔

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ، ٢/٢٨٩، الرقم/٧٨٦٨۔

٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤/١٥٤، الرقم/٢١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٢٠، الرقم/٩٢٩٩۔

قیامِ رمضان کی بدولت گناہوں کی مغفرت

۱/۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے رمضان المبارک (کی راتوں) میں بحالتِ ایمان رضاء الٰہی کی خاطر قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اِسے امام بخاری، نسائی، ابن حبان اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

۲/۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے ہی مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جس نے ایمان اور ثواب کی خاطر رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳/۶۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں لوگوں کو قیامِ رمضان (تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے لیکن حکماً لازم قرار نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے: جو شخص رمضان المبارک (کی راتوں) میں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے،

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اِسے امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

جُهْدُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

١/٧. عَنْ عَائِشَةَ ﵅ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢/٨. عَنْ عَائِشَةَ ﵅، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ، وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَشْفَقَ مِنْهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ.

٧: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٤٢، الرقم/٢٢١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٠، الرقم/٣٦٢٤، وذكره الهندي في كنز العمال، ٧/٣٢، الرقم/١٨٠٦١، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم/٢١١۔

٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٠، الرقم/٣٦٢٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ٧/٣٢، الرقم/١٨٠٦٢، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم/٢١٢۔

﴿قیامِ رمضان کے سلسلے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ریاضت﴾

۱/۷۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: جب ماہِ رمضان المبارک شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر کس لیتے، پھر رمضان المبارک گزر جانے تک آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے۔

اِسے ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

۲/۸۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک (خوف وخشیتِ الٰہی کے سبب) متغیر ہو جاتا، آپ ﷺ کی (نفلی) نمازیں زیادہ ہو جاتیں اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی سے اور گڑگڑا کر دعا کیا کرتے تھے اور اس ماہ میں آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی خشیت زیادہ طاری ہو جاتی تھی۔

اِسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے۔

اِجْتِهَادُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْقِيَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

١/٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

٢/١٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ٧١١/٢، ١٩٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦٦/٦، الرقم/٢٤٤٢٢۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر،٧١٠/٢، الرقم/١٩١٦، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر ١٥٨/٣، الرقم/٧٩٢۔

﴿حضور ﷺ کی آخری عشرۂ رمضان میں قیام کے لیے محنت﴾

۱/۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: جب (رمضان المبارک کا آخری) عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ (عبادت کے لیے) کمر کس لیتے۔ رات بھر بیدار رہتے (اور قیام وعبادت فرماتے) اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی (عبادت کے لیے) جگایا کرتے تھے۔

اِسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے: شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔

اِسے امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَمَلُ قِيَامِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِي رَمَضَانَ

١/١١. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ** قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ الْفَجْرِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢/١٢. **قَالَ مَالِكٌ:** وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ مِنَ الْوِتْرِ فَيُبَادِرُ الرَّجُلُ بِسُحُوْرِهِ خَشْيَةَ الصُّبْحِ.

١١: أخرجه مالك في الموطأ، ١/١١٦، الرقم/٢٥٤، وأيضا في المدونة الكبرى، ٢/ ٢٢٢-٢٢٣، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٢/٤٩٧، الرقم/٤٤٠١، وأيضا في شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم/٣٢٧٢.

١٢: أخرجه مالك في المدونة الكبرىٰ، ١/٢٢٢.

﴿رمضان المبارک میں اَہلِ مدینہ کے قیام کا معمول﴾

۱/۱۱۔ عبد اللہ بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی (ابو بکر بن محمد) کو فرماتے ہوئے سنا: ہم رمضان المبارک میں (تراویح پڑھ کر) لوٹتے تو فجر کا وقت شروع ہوجانے کے خدشے کے پیشِ نظر خدام سے کھانے میں جلدی کرواتے تھے (یعنی رات بھر قیام کیا کرتے تھے)۔

اِسے- امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۲۔ امام مالک فرماتے ہیں: مجھے عبد اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا ہے کہ (مدینہ کے) لوگ وتر سے فارغ ہوتے تو صبح ہونے کے ڈر سے جلدی جلدی سحری کرنے کی طرف لپکتے تھے۔

صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ التَّرَاوِيْحَ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ صَلُّوْا بِصَلاتِهِ

١٣/١. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ عَدَدَ صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ فِي صَحِيْحِهِ بَلْ صَرَّحَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي هٰذَا الْأَمْرِ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ١/٣٨٠، الرقم/١٠٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/٥٢٤، الرقم/٧٦١ (١٧٧)، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٤٩، الرقم/١٣٧٣، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب قيام شهر رمضان، ٣/٢٠٢، الرقم/١٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٧٧، الرقم/٢٥٤٨٥، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٣، الرقم/٢٥٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٢، الرقم/٤٣٧٧۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نمازِ تراویح پڑھی اور لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتدا کی

۱۳/۱۔ **اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نمازِ (تراویح) پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نمازِ (تراویح) پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی لوگ اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: تمہارا عمل میں نے دیکھا لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ خوف مانع تھا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔ یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''الصحیح'' میں نمازِ تراویح کا عدد بیان نہیں کیا مگر **حافظ ابن حجر عسقلانی** نے اس حوالے سے صراحت کے ساتھ

وَقَالَ فِي ''التَّلْخِيْصِ'': أَنَّهُ ﷺ صَلّٰى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ، فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ: خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيْقُوْهَا.[١]

٢/١٤. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ:** إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

[١] العسقلاني، تلخيص الحبير، ٢/٢١، الرقم/٥٤٠.

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٨، الرقم/١٩٠٨، وأيضاً في كتاب الجمعة، باب من قال في الخطبة بعد الثناء أما بعد، ١/ ٣١٣، الرقم/٨٨٢،ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/٥٢٤، الرقم/٧٦١، وأحمد بن حنبل في ←

’التلخیص‘ میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دونوں راتیں ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھائی، جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہو گئے تو آپ ﷺ ان کی طرف (حجرۂ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر آپ ﷺ نے صبح کے وقت ارشاد فرمایا: مجھے ڈر تھا کہ کہیں یہ (نمازِ تراویح) تم پر فرض کر دی جائے اور تم اس کی طاقت نہ رکھو۔

۲/۱۴۔ **اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا **سے روایت ہے** کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نصف شب کے وقت باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور بہت سے لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اور زیادہ لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے مزید چرچا کیا۔ چنانچہ مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بڑھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو (کثیر تعداد میں) لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سما نہیں رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر شہادتِ توحید و رسالت کے بعد فرمایا: اما بعد! تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں تم پر نمازِ تراویح فرض ہو جانے اور تمہارے اس (فرض کی ادائیگی) سے عاجز آ جانے سے ڈر گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/١٥. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﵁، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا، حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَـلاثٌ مِنَ الشَّهْرِ، وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلاحَ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا الْفَلاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ.

.... المسند، ٦/١٦٩، الرقم/٢٥٤٠١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٧٢، الرقم/١١٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٥٣، الرقم/١٤١، وابن راهويه في المسند، ٢/٣٠٤، الرقم/٨٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٤، الرقم/٢٥٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٣، الرقم/٤٣٧٨۔

١٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم/١٣٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ٣/١٦٩-١٧٠، الرقم/٨٠٦، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، ٣/٨٣، الرقم/١٣٦٤، وأيضاً في كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب قيام شهر رمضان، ٣/٢٠٢، الرقم/١٦٠٥، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ١/٤٢٠، الرقم/١٣٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم/٧٦٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٧، الرقم/٢٢٠٦، وجعفر بن محمد الفريابي في كتاب الصيام/١١٧، الرقم/١٥٣۔

۳/۱۵۔ ضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ ﷺ نے ہمیں نمازِ (تراویح) نہ پڑھائی، جب رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی ۲۳ ویں رات آئی) تو آپ ﷺ ہمیں (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات قیام نہ فرمایا اور پچیسویں رات کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ رات کا بقیہ حصہ بھی ہمیں نماز پڑھاتے (ہمارے لیے باعثِ سعادت ہوتا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لیے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہو اس کے لیے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے، پھر آپ نے نمازِ تراویح نہ پڑھائی یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے اپنے اہلِ بیت اور ازواجِ مطہرات کو بھی بلایا، آپ ﷺ نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح (کے چھوٹ جانے) کا خوف ہوا۔ (جبیر بن نفیر کہتے ہیں) میں نے حضرت ابو ذر ﷺ سے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سحری۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، فَرَآى بَعْضُهُمْ أَنْ يُصَلِّيَ إِحْدٰى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِينَةِ. وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِينَ رَكْعَةً. وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَهٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً. وَقَالَ أَحْمَدُ: رُوِيَ فِي هٰذَا أَلْوَانٌ وَلَمْ يُقْضَ فِيهِ بِشَيْءٍ. وَقَالَ إِسْحَاقُ: بَلْ نَخْتَارُ إِحْدٰى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ قَارِئًا. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهم.

اِسے امام ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

امام ترمذی نے اِسے روایت کرنے کے بعد لکھا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا قیامِ رمضان (یعنی تراویح) میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک وتروں کے ساتھ ۴۱ رکعات ہیں۔ یہ قول اہلِ مدینہ کا ہے اور اسی پر مدینہ منورہ والوں کا عمل ہے (کیونکہ وہ نمازِ تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد یعنی ہر ترویحہ کے وقفہ میں چار رکعت نوافل اضافتاً ادا کرتے ہیں، جس سے کل ۳۶ رکعات بن جاتی ہیں یعنی ۲۰ رکعت تراویح اور ۱۶ رکعت مزید نوافل۔ پھر ۳ وتر، اور ۲ نفل بعد میں ادا کرنے سے ۴۱ رکعات بنتی ہیں)۔ اکثر اہلِ علم حضرت علی، حضرت عمر اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی بیس رکعات تراویح کے موقف پر قائم ہیں۔ امام سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو اسی طرح بیس رکعت تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ (یعنی اہل مکہ بھی ۲۰ رکعات تراویح ہی پڑھتے ہیں، مگر وہ ہر ترویحہ میں ۴ نوافل پڑھنے کی بجائے کعبۃ اللہ کا طواف کر لیتے ہیں، اس طرح ان کی نماز ۲۰ رکعت ہی رہتی ہے۔) امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس بارے میں مختلف روایات ہیں اور اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ امام اسحاق فرماتے ہیں: ہم اکتالیس رکعات پسند کرتے ہیں جس طرح کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ امام (عبد اللہ) بن مبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق نے جماعت کے ساتھ تراویح کو پسند فرمایا ہے لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر نمازی قاری ہو تو علیحدہ پڑھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، نعمان بن بشیر اور (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی ہیں۔

حَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ جَمَاعَةَ صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ

١٦/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خَزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ، قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوا، أَوْ قَدْ أَصَابُوا. وَلَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ لَهُمْ.[١]

١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم/١٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٩، الرقم/٢٢٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٢، الرقم/٢٥٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٥، الرقم/٤٣٨٨، وذكره ابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١١، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٥.

[١] أخرجه البيهقي في السنن الكبرٰى، ٢/٤٩٥، الرقم/٤٣٨٦.

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ تراویح کی جماعت پر تحسین فرمائی﴾

۱/۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں اور جب حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں تو یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا ہے اور یہ کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا ہے۔

اِسے امام ابو داؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا اقدام کتنا احسن ہے! یا فرمایا: انہوں نے بہت اچھا عمل کیا ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے ان کے اس عمل کو ناپسند نہیں فرمایا۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١/١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢/١٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣/١٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

١٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٦٤/٢، الرقم/٧٦٩٢، وعبد بن حميد في المسند/ ٢١٨، الرقم/٦٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٤/٥، الرقم/٥٤٤٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣٩٣/١١، الرقم/١٢١٠٢، وذكره ابن عبد البر في التمهيد، ١١٥/٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٢/٣، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤٢٥/٤، الرقم/٥٩٨۔

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٤٣/١، الرقم/٧٩٨۔

١٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٤٩٦/٢، الرقم/٤٣٩١۔

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں ادا فرماتے تھے﴾

۱/۱۷۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعات نمازِ (تراویح) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ **مذکورہ الفاظ** عبد بن حمید کے ہیں۔

۲/۱۸۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات نمازِ (تراویح) پڑھتے تھے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۹۔ ایک اور روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ماہِ رمضان المبارک میں جماعت کے بغیر بیس (۲۰) رکعات نمازِ (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه النَّاسَ خَلْفَ إِمَامٍ وَاحِدٍ فِي التَّرَاوِيْحِ

٢٠/١. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: إِنِّي أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِىءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم/١٩٠٦، ومالك في الموطأ، كتاب الصّلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٤، الرقم/٦٥٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٥٥، الرقم/١١٠٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٥٨، الرقم/٧٧٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٣، الرقم/٤٣٧٨، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم/٣٢٦٩.

﴿سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نمازِ تراویح میں ایک امام کے پیچھے جمع فرمایا﴾

۲۰/۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری روایت کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان المبارک کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق (شکل میں مصروفِ عبادت) تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کہیں ایک گروہ کسی کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں اگر ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو اچھا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا عزم کرلیا اور پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں سب کو جمع کر دیا۔ پھر میں ایک اور رات ان کے ساتھ نکلا تو لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے! مگر جو لوگ اس وقت (نمازِ تراویح ادا کرنے کے بجائے) سو رہے ہیں (تاکہ وہ پچھلی رات اٹھ کر نمازِ تراویح ادا کریں) وہ اس وقت نماز ادا کرنے والوں سے بہتر ہیں۔ اس سے ان کی مراد وہ لوگ تھے (جو رات کو جلدی سو کر) رات کے پچھلے پہر نماز ادا کرتے تھے اور اکثر لوگ رات کے پہلے پہر نمازِ (تراویح) ادا کیا کرتے تھے۔

اِسے امام بخاری، مالک، ابن خزیمہ، عبدالرزاق، اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢. عَنْ عُرْوَةَ ﵁ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﵁ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، الرِّجَالَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَالنِّسَاءَ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٢١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٣، الرقم/٤٣٨٠، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٥٣، الرقم/١٩٠٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١/٣٤١، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١/١٠٥.

۲/۲۱۔ حضرت عروہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے لوگوں کو نمازِ تراویح کے لیے اکٹھا کر دیا؛ مردوں کو حضرت اُبی بن کعب ﷺ کی اقتدا میں جب کہ عورتوں کو حضرت سلیمان بن ابی حثمہ ﷺ کی اقتدا میں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي عَهْدِ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رضي الله عنهما

٢٢/١. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ والْفَرْيَابِيُّ وَقَالَ الْفَرْيَابِيُّ: إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُغْنِي: وَهٰذَا كَالإِجْمَاعِ.

٢٣/٢. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

٢٢: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٥، الرقم/٢٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩٤، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم/٣٢٧٠، والفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣٢، الرقم/١٧٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٦٣۔

٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٢، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥۔

﴿حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے عہدِ خلافت میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے﴾

۱/۲۲۔ حضرت یزید بن رومان سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی رمضان المبارک میں لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ۲۳ رکعات (نمازِ تراویح بشمول وتر) ادا کرتے تھے۔

اِسے امام مالک، بیہقی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔ امام فریابی فرماتے ہیں: اس کی سند اور رجال ثقہ ہیں۔

ابن قدامہ 'المغني' میں کہتے ہیں: یہ عمل اجماع کی طرح ہے (یعنی ان امور کی طرح ہے جن پر اجماعِ امت ہو چکا ہے)۔

۲/۲۳۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) پڑھائے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد مرسل اور قوی ہے۔

٣/٢٤. عَنْ أَبِي الْعَالِيَّةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عُمَرَ أَمَرَ أُبَيًّا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ وَلَا يُحْسِنُوْنَ أَنْ يَّقْرَؤُوْا، فَلَوْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ عَلَيْهِمْ بِاللَّيْلِ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنَّهُ أَحْسَنُ، فَصَلّٰى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٤/٢٥. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ ﷺ وَقَدْ دَنَا فُرُوْعُ الْفَجْرِ، وَكَانَ الْقِيَامُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ ﷺ ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٥/٢٦. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ﷺ قَالَ: كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوْا يَقْرَؤُوْنَ

٢٤: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٦٧، الرقم/١١٦١۔

٢٥: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٦١، الرقم/٧٧٣٣، وذكره ابن حزم في الإحكام، ٢/٢٣٠۔

٢٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩٣، وابن الحسن الفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣١، الرقم/١٧٦، وابن الجعد في المسند، ١/٤١٣، الرقم/٢٨٢٥، و ذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٧۔

۳/۲۴۔ حضرت ابو العالیہ، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو نمازِ (تراویح) پڑھائیں۔ نیز فرمایا کہ لوگ سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور (دن کے اوقات میں) وہ قرآنِ مجید پڑھنے کو زیادہ ترجیح نہیں دیتے، میری خواہش ہے کہ آپ انہیں رات کے اوقات میں (نمازِ تراویح میں) قرآنِ مجید سنائیں۔ (حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ ایسا کام ہے جو پہلے نہیں ہوا۔ انہوں نے فرمایا: میں جانتا ہوں، لیکن یہ ایک بہت ہی اچھا عمل ہے۔ اس پر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو بیس رکعات نمازِ (تراویح) پڑھائی۔

اسے امام مقدسی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس کی سند حسن ہے۔

۴/۲۵۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (یعنی اصحاب النبی ﷺ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قیام اللیل (تراویح) سے فارغ ہوتے تو فجر کے آثار قریب ہوجاتے اور عہدِ عمر رضی اللہ عنہ میں (بشمول وتر) تئیس (۲۳) رکعات (تراویح) پڑھنے کا معمول تھا۔

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۶۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ماہِ رمضان المبارک میں بیس رکعات (تراویح) پڑھتے تھے اور ان میں ایک سو یا

بِالْمِئِيْنَ، وَكَانُوا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفَرْيَابِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ. إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْفَرْيَابِيُّ.

٢٧/٦. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَقُوْمُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَالْوِتْرِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْخُلَاصَةِ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ[١] وَصَحَّحَ إِسْنَادَهُ السُّبْكِيُّ فِي شَرْحِ الْمِنْهَاجِ، وَعَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِي شَرْحِ الْمُوَطَّأِ.[٢]

٢٧: أخرجه البيهقي في معرفة السنن والآثار، ٢/٣٠٥، الرقم/١٣٦٥.

[١] الزيلعي في نصب الراية، ٢/١٥٤.

[٢] المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٦.

لگ بھگ سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے عہد میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگا لیتے تھے۔

اسے امام بیہقی، فریابی اور ابن الجعد نے روایت کیا ہے اور فریابی نے اس کی سند اور رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۶/۲۷۔ سائب بن یزید سے روایت ہے: ہم حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے دور میں بیس رکعت (تراویح) اور ساتھ وتر پڑھتے تھے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام نووی نے 'الخلاصة' میں اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے۔ اور امام سبکی نے 'شرح المنهاج' میں اور ملا علی القاری نے 'شرح الموطأ' میں اسے صحیح کہا ہے۔

كَانَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ يُصَلِّي التَّرَاوِيحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١/٢٨. عَنِ ابْنِ أَبِي الْحَسْنَاءِ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢/٢٩. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يُوْتِرُ بِهِمْ. وَرُوِيَ ذٰلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٣/٣٠. وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ الْإِسْمَاعِيْلِ الصَّنْعَانِيُّ وَقَالَ: فِيْهِ قُوَّةٌ.

٢٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٦٣/٢، الرقم/٧٦٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٩٧/٢، الرقم/٤٣٩٧، وذكره ابن عبد البر في التمهيد، ١١٥/٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤٤٤/٣، وابن قدامة في المغني، ٤٥٦/١۔

٢٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٤٩٦/٢، الرقم/٤٣٩٦، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤٤٤/٣۔

٣٠: ذكره الصنعاني في سبل السلام، ١٠/٢۔

﴿سیدنا علی کرم اللہ وجهه نمازِ تراویح بیس رکعت پڑھتے تھے﴾

۱/۲۸۔ ابنِ ابو الحسناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک شخص کو رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس ۲۰ رکعت نمازِ (تراویح) پڑھانے کا حکم دیا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۹۔ ابو عبد الرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے رمضان المبارک میں قراء حضرات کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ (تراویح) پڑھائے اور خود حضرت علی ؓ انہیں وتر (کی نماز) پڑھاتے تھے۔

یہ حدیث حضرت علی ؓ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۰۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی ؓ انہیں بیس رکعات (تراویح) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

اسے امام اسماعیل صنعانی نے روایت کیا اور قوی قرار دیا ہے۔

اَلْقُرَّاءُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يَؤُمُّوْنَ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً

(١) كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١/٣١. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

(٢) كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

٢/٣٢. عَنْ أَبِي الْخَصِيْبِ، قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكُنٰى.

٣١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٤، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥۔

٣٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٦، الرقم/٤٣٩٥، والبخاري في الكنى، ١/٢٨، الرقم/٢٣٤۔

﴿وہ قراء صحابہ و تابعین جو لوگوں کی بیس رکعات تراویح میں امامت فرماتے تھے﴾

﴿حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے﴾

۱/۳۱۔ **عبد العزیز بن رُفَیع سے مروی ہے،** انہوں نے فرمایا: **حضرت ابی بن کعب** رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

﴿حضرت سوید بن غفلہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے﴾

۲/۳۲۔ **ابو خصیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت سوید بن غفلہ** ہمیں رمضان المبارک میں نمازِ تراویح پانچ ترویحات کے ساتھ یعنی بیس رکعات پڑھاتے تھے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اور امام بخاری نے اسے الکنیٰ میں ذکر کیا ہے۔

(٣) كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

٣/٣٣. **عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ** ﷺ قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(٤) كَانَ الْحَارِثُ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً

٤/٣٤. **عَنِ الْحَارِثِ** أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

(٥) كَانَ عَلِيُّ بْنُ رَبِيْعَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ

٥/٣٥. **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ** أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٣٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٣ـ

٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٥ـ

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٩٠ـ

حضرت ابن ابی ملیکہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے

۳/۳۳۔ حضرت نافع بن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ ابی ملیکہ ہمیں رمضان المبارک میں بیس رکعت نمازِ (تراویح) پڑھایا کرتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

حضرت حارث لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے

۴/۳۴۔ حضرت حارث سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے اور (وتر کی آخری رکعت میں) رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت علی بن ربیعہ لوگوں کو پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات) پڑھاتے تھے

۵/۳۵۔ حضرت سعید بن عبید سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ انہیں رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) نمازِ (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے (یاد رہے کہ ترویحہ ہر چار رکعت کے بعد ہوتا ہے)۔

اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(٦) كَانَ شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ صَاحِبُ عَلِيٍّ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً

٦/٣٦. عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ ﵁: أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: وَفِي ذٰلِكَ قُوَّةٌ.

(٧) كَانَ أَبُوْ الْبُخْتَرِيِّ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ

٧/٣٧. عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(٨) كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَأْمُرُ الْقُرَّاءَ بِإِقَامَةِ ذٰلِكَ

٨/٣٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَمَرَ الْقُرَّاءَ يَقُوْمُوْنَ بِذٰلِكَ وَيَقْرَؤُوْنَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ.

رَوَاهُ مَالِكٌ.

٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩٥.

٣٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٦.

٣٨: أخرجه مالك في المدونة الكبرىٰ، ١/٢٢٢-٢٢٣.

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی شُتَیر بن شَکَل بیس رکعات تراویح کی امامت فرماتے تھے﴾

۶/۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے حضرت شُتیر بن شکل سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعاتِ (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس میں قوت ہے (یعنی روایت قوی ہے)۔

﴿حضرت ابوالبختری پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات) پڑھتے تھے﴾

۷/۳۷۔ حضرت ابو البُختَری سے روایت ہے کہ وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات تراویح) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

﴿حضرت عمر بن عبدالعزیز قُراء حضرات کو بیس رکعات پڑھانے کا حکم فرماتے تھے﴾

۸/۳۸۔ عبد اللہ بن عمر بن حفص روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک سے زائد لوگوں نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز نے قرّاء صاحبان کو بیس رکعاتِ تراویح پڑھانے اور ہر رکعت میں دس آیات کی تلاوت کرنے کا حکم فرما رکھا تھا۔

اسے امام مالک نے روایت کیا ہے۔

(٩) عَمَلُ النَّاسِ فِي التَّرَاوِيْحِ كَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

٩/٣٩. عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْن رَكْعَةً بِالْوِتْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٠/٤٠. عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفَرْيَابِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

قَالَ مَالِكٌ: بَعَثَ إِلَيَّ الْأَمِيْرُ وَأَرَادَ أَنْ يُنْقِصَ مِنْ قِيَامِ رَمَضَانَ الَّذِي يَقُوْمُهُ النَّاسُ بِالْمَدِيْنَةِ. قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: وَهِيَ

٣٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٨۔

٤٠: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب ما جاء في قيام رمضان، ١/١١٥، الرقم/٧٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٧، الرقم/٤٤٠١، وفي شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم/٣٢٧١، والفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣٣، الرقم/١٨١، وابن عبد البر في التمهيد، ١٧/٤٠٥، والسيوطي في تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، ١/١٠٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١/٣٤٢، وولي الله الدهلوي في المسوى من أحاديث الموطأ، ١/١٧٥۔

صحابہ و تابعین کا عام معمول بھی ۲۰ رکعاتِ تراویح پڑھنے کا تھا

۹/۳۹۔ حضرت عطاء (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو (یعنی صحابہ کرام اور اکابر تابعین کو) دیکھا کہ وہ بشمول وتر ۲۳ رکعات نمازِ (تراویح) پڑھتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اوراس کی سند حسن ہے۔

۱۰/۴۰۔ داود بن حُصَین نے اَعرَج کوفرماتے ہوئے سنا کہ (نمازِ تراویح میں) قاری سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں ختم کرتا تھا، جب باقی بارہ رکعتیں پڑھاتا تو لوگ دیکھتے کہ امام انہیں ہلکی کر دیتا (یعنی بقیہ۱۲ رکعات میں قراءت مختصر کی جاتی)۔

اِسے امام مالک، بیہقی اور فریابی نے روایت کیا ہے اور امام فریابی فرماتے ہیں: اس کی سند قوی ہے۔

امام مالک نے فرمایا: امیرِ (مدینہ) نے میری طرف پیغام بھیجا اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ اہلِ مدینہ کے لیے قیام رمضان (تراویح) کا عدد کم کر دے (آپ کی اس پر کیا رائے ہے)؟ ابن قاسم (اس کی

تِسْعٌ وَثَـلَاثُوْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ، سِتٌّ وَثَـلَاثُوْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرُ ثَـلَاثٌ، قَالَ مَالِكٌ: فَنَهَيْتُهُ أَنْ يُنْقِصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً، قُلْتُ لَهُ: هٰذَا مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ عَلَيْهِ وَهُوَ الْأَمْرُ الْقَدِيْمُ الَّذِي لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَيْهِ.[١]

وَقَالَ الْإِمَامُ وَلِيُّ اللهِ الدِّهْلِوِيُّ: هُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ، وَعِشْرُوْنَ رَكْعَةً تَرَاوِيْحُ وَثَلَاثٌ وِتْرٌ عِنْدَ الْفَرِيْقَيْنِ. هٰكَذَا قَالَ الْمَحَلِّيُّ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ.[٢]

١١/٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﵄، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمْ أُدْرِكِ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَقُوْمُوْنَ بِتِسْعٍ وَثَـلَاثِيْنَ رَكْعَةً يُوْتِرُوْنَ مِنْهُ بِثَـلَاثٍ.

رَوَاهُ مَالِكٌ.

١٢/٤٢. عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ

---

[١] مالك في المدونة الكبرىٰ، ١/٢٢٢ـ

[٢] ولي الله الدهلوي، المسوّى من أحاديث الموطأ، ١/١٧٥ـ

٤١: أخرجه مالك في المدونة الكبرىٰ، ١/٢٢٢ـ

٤٢: ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٥٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٦٤ـ

وضاحت میں) کہتے ہیں: مدینہ میں تراویح کی تعداد وتر سمیت انتالیس رکعات ہیں یعنی چھتیس رکعاتِ تراویح اور تین وتر (۳۶ رکعات میں دراصل تراویح ۲۰ عدد ہیں جبکہ مزید ۱۶ رکعات، نوافل ہیں جو اہل مدینہ ہر ترویحہ کے وقفہ میں اضافتاً پڑھتے تھے، یعنی ترویحہ میں تسبیحات کی جگہ یہ ان کے ساتھ ۴ نوافل کا اضافہ کرلیتے تھے)۔ امام مالک نے فرمایا: میں نے اُسے اِس میں کمی کرنے سے منع کیا اور اسے کہا ہے: میں نے اہلِ مدینہ کو ہمیشہ اسی پر کاربند پایا ہے اور یہ قدیم معمول ہے جس پر لوگ (یعنی اہلِ مدینہ) شروع سے قائم چلے آ رہے ہیں۔

شاہ ولی اللہ دہلوی نے (اس حدیث کی شرح میں) بیان کیا ہے کہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر شوافع اور احناف دونوں کا مذہب ہے۔ اسی طرح **المحلّی** نے امام بیہقی سے بیان کیا ہے۔

۱۱/۴۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر (بن حفص)، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے اہلِ مدینہ کو ہمیشہ اسی معمول پر کاربند پایا ہے کہ وہ انتالیس رکعات کے ساتھ قیام کرتے ہیں جن میں تین رکعات وتر پڑھتے ہیں۔

اسے امام مالک نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۴۲۔ حضرت زعفرانی، امام شافعی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے

بِتِسْعٍ وَثَـلَاثِيْنَ وَبِمَكَّةَ بِثَـلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

ذَكَرَهُ الْعَسْقَـلَانِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ عَنْ مَالِكٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَحَبُّ إِلَيَّ إِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً أَنْ يُصَلُّوْا عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُوْنَ ثَـلَاثًا، قَالَ: وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعًا وَثَلَاثِيْنَ رَكْعَةً، وَأَحَبُّ إِلَيَّ عِشْرُوْنَ، وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ ﷺ وَكَذٰلِكَ يَقُوْمُوْنَ بِمَكَّةَ، قَالَ أَحْمَدُ: وَالْأَصْلُ فِي حَدِيْثِ عُمَرَ ﷺ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ.[١]

وَقَالَ ابْنُ رُشْدٍ الْقُرْطَبِيُّ: واخْتَلَفُوا فِي الْمُخْتَارِ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي يَقُوْمُ بِهَا النَّاسُ فِي رَمَضَانَ، فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُوحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَدَاوُدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ، وَذَكَرَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْسِنُ سِتًّا وَثَـلَاثِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرُ ثَـلَاثٌ.

وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ اخْتِلَافُ النَّقْلِ فِي ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ أَنَّ مَالِكًا رَوٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ بِثَـلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

---

[١] ذكره البيهقي في معرفة السنن والآثار، ٢/٣٠٣، الرقم/١٣٦٣.

خود لوگوں کو مدینہ منورہ میں انتالیس (۳۹) اور مکہ مکرمہ میں تئیس (۲۳) رکعات (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھنے کے معمول پر عمل پیرا دیکھا ہے۔

اسے حافظ عسقلانی اور علامہ شوکانی نے امام مالک سے نقل کیا ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اگر وہ جماعت کے ساتھ ہوں تو بیس رکعاتِ (تراویح) اور تین وتر پڑھیں۔ اور فرماتے ہیں: میں نے مدینہ میں لوگوں کو انتالیس رکعات ادا کرتے دیکھا ہے، جبکہ مجھے بیس رکعات (یعنی ۱۶ رکعت اضافی نوافل کے بغیر، صرف ۲۰ رکعات اصل نمازِ تراویح) پسند ہیں۔ اور ایسا ہی (عمل) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مکہ مکرمہ میں قیام (رمضان) کی اتنی ہی (رکعات) ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تراویح سے متعلق حدیث اس عمل کی اصل ہے۔

امام ابنِ رشد القرطبی فرماتے ہیں: ائمہ نے رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے عدد پر باہم اختلاف کیا ہے۔ پس امام مالک نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داؤد ظاہری نے بیس رکعات تراویح کا قیام پسند کیا ہے اور تین وتر اس کے علاوہ ہیں۔ ابن القاسم نے امام مالک کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ چھتیس (۳۶) رکعات تراویح اور تین وتروں کو اچھا سمجھتے تھے۔

ائمہ کے درمیان (رکعاتِ تراویح کا انتالیس (۳۹) یا تئیس (۲۳) ہونے میں) اختلاف کا سبب اس باب میں اختلافِ روایات ہے۔ وہ یہ کہ امام مالک نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تئیس (۲۳) رکعات تراویح (بشمول تین وتر) کے ساتھ قیام کیا کرتے تھے۔

وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُصَلُّوْنَ سِتًّا وَثَلاثِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُوْنَ بِثَلاثٍ. وَذَكَرَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ الْأَمْرُ الْقَدِيْمُ يَعْنِي الْقِيَامَ بِسِتٍّ وَثَلاثِيْنَ رَكْعَةً.[١]

وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي "الْفَتَاوٰى": ثَبَتَ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُوْمُ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلاثٍ، فَرَأٰى كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ قَامَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مُنْكِرٌ.[٢]

وَفِي مَجْمُوْعَةِ الْفَتَاوَى النَّجْدِيَّةِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ ذَكَرَ فِي جَوَابِهِ عَنْ عَدَدِ التَّرَاوِيْحِ أَنَّ عُمَرَ ﷺ لَمَّا جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، كَانَتْ صَلاتُهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.[٣]

---

[١] أخرجه ابن رشد في بداية المجتهد، ١/١٥٢۔

[٢] ابن تيمية في مجموع فتاوى، ١/١٩١، وإسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/٣٥۔

[٣] إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/٣٥۔

امام ابنِ ابی شیبہ نے داؤد بن قیس کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے مدینہ طیبہ میں عمر بن عبد العزیز اور اَبان بن عثمان کے زمانے میں لوگوں کو چھتیس رکعات اور پھر تین رکعات وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابنِ قاسم نے امام مالک کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ یہ (اَہلِ مدینہ کا) قدیم معمول ہے یعنی تراویح کی چھتیس رکعات کے ساتھ قیام کرنا۔

علامہ ابنِ تیمیہ نے اپنے فتاویٰ میں کہا ہے کہ ثابت شدہ بات یہ ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ چنانچہ اکثر اہلِ علم نے اسے سنت مانا ہے، کیونکہ وہ مہاجرین اور انصار (تمام) صحابہ کرام کی موجودگی میں (بیس رکعات پڑھاتے تھے) اور کسی نے بھی انہیں کبھی نہیں روکا تھا۔

مجموعہ الفتاوی النجدیہ میں ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے تعدادِ رکعات تراویح سے متعلق سوال کے جواب میں بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز تراویح کے لیے جمع کیا تو ان کی نمازِ (تراویح) بیس رکعت ہوتی تھی۔

ذِكْرُ صَلَاةِ تَهَجُّدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ

١/٤٣. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ ﵂: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً. يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التهجد، باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره، ١/٣٨٥، الرقم/١٠٩٦، وأيضًا في كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/ ٧٠٨، الرقم/١٩٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى ﷺ في الليل، ١/٥٠٩، الرقم/٧٣٨ (١٢٥)، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في وصف صلاة النبي ﷺ بالليل، ٢/ ٣٠٢، الرقم/٤٣٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ٢/ ٤٠، الرقم/١٣٤١، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب كيف الوتر بثلاث، ٢/٢٣٤، الرقم/١٦٩٧.

﴿رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نمازِ تہجد کا بیان﴾

۱/۴۳۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ فرمایا: آپ رمضان اور غیر رمضان میں (بشمول وتر) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کے حسن ادائیگی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن ادائیگی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے (ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں، میرا دل نہیں سوتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

☆ آٹھ رکعت نمازِ تراویح کے مغالطے کا ازالہ

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی مذکورہ بالا حدیث کو امام بخاری نے ایک مقام پر 'کتاب صلاۃ التراویح' میں نقل کیا ہے۔ اس بنیاد پر کچھ لوگ مغالطے میں نمازِ تراویح آٹھ (۸) رکعات قرار دیتے ہیں۔ یہ ایک علمی خطا ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

امام بخاری کا اس حدیث کو 'کتاب صلاۃ التراویح' میں لانا ہرگز اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ رکعاتِ تراویح کے عدد پر حدیث لا رہے ہیں۔ امام بخاری کا اسلوب ہے کہ وہ 'الصحیح' میں ایک ہی حدیث مختلف ابواب کے تحت تکرار کے ساتھ بھی لاتے ہیں۔ جب وہ ایک ہی حدیث تکرار کے ساتھ مختلف ابواب میں لاتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ حدیث ان کے نزدیک کئی فقہی احکام پر دلالت کر رہی ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ متعلقہ فقہی حکم کو اخذ کرنے کے لیے اس حدیث کو مختلف ابواب کے تحت درج کر دیتے ہیں۔ اس تکرار کی وجہ کبھی لفظی اشتراک بھی ہوتا ہے اور کبھی معنوی اور حکمی دلالت بھی۔

←

....

.... زیرِ نظر حدیث کو جو لوگ 'صحیح البخاری' کا حوالہ دے کر رکعاتِ تراویح پر محمول کرتے ہیں ان کی غلطی کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ انہوں نے شاید حدیث کے اس پہلو پر غور نہیں کیا کہ امام بخاری نے یہ حدیث صرف 'کتاب صلاۃ التراویح' کے 'باب فضلِ من قام رمضان' میں ہی روایت نہیں کی بلکہ یہاں یہ حدیث دوسری مرتبہ آئی ہے۔ اس سے پہلے وہ اس حدیث کو اصلاً 'کتاب التهجد' میں وارد کر چکے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام بخاری اس - صلاة الرسول ﷺ في رمضان وغیر رمضان - سے مراد 'صلاۃ التهجد' لے رہے ہیں، اسی وجہ سے انہوں نے اسے 'کتاب التهجد' کے تحت درج کیا ہے۔ پھر دوبارہ 'کتاب صلاۃ التراویح' کے تحت جمع کرنے کا سبب بھی یہی ہے کہ حدیث میں 'قیام اللیل' کے حکم کا اشتراک ہے۔ یعنی نمازِ تہجد، ماہِ رمضان میں بھی اور اس کے علاوہ بقیہ تمام مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے اس حدیث کو دونوں جگہوں پر درج کر دیا۔

امام بخاری ترجمۃ الباب کا عنوان اپنے مذہب، اپنی ترجیح اور فقہی فہم و اجتہاد کے مطابق قائم کرتے ہیں، یا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اِس باب کے ذیل میں درج کی ہوئی احادیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے۔ یہ دراصل اُن کے فقہی مذہب کی نشان دہی کرتا ہے۔ باب کا تعلق کتاب سے ہوتا ہے اور ہر باب کے تحت مندرجہ احادیث کا تعلق ترجمۃ الباب سے ہوتا ہے۔

اس مقام پر انہوں نے 'کتاب صلاۃ التراویح' نام سے کتاب تو قائم کی ہے، لیکن اس عنوان سے باب نہیں بنایا۔ اس کتاب کے نیچے انہوں نے ایک ہی باب 'فضل من قام رمضان' قائم کیا ہے اور اس کے اندر کل چھ احادیث درج کی ہیں۔ امام بخاری نے 'عدد رکعات التراویح' کا کوئی باب قائم نہیں کیا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ امام بخاری کو علی التحقیق کوئی صحیح حدیث تراویح کی رکعات کے عدد پر نہیں ملی۔ اگر امام بخاری یہ سمجھتے کہ اس حدیث کی دلالت نمازِ تراویح کی رکعات پر ہے تو امام بخاری قطعی طور پر اس کو فضیلتِ قیام

←

....

....

رمضان کے تحت درج نہ کرتے بلکہ 'عددِ رکعاتِ تراویح' کا الگ باب قائم کرکے - خواہ ایک ہی حدیث تھی - وہاں درج کردیتے۔ مگر یہاں پر امام بخاری نے اس حدیث کے لیے رکعاتِ تراویح کے عدد پر الگ باب قائم ہی نہیں کیا، جس سے ان کا مذہب ان لوگوں کے برعکس ثابت ہوتا ہے جو اس حدیث سے آٹھ (۸) رکعات تراویح کا معنی اخذ کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک اس حدیث کی دلالت رکعاتِ تراویح کے عدد پر نہیں ہے بلکہ رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کے نماز تہجد کے معمول پر ہے۔

اس حدیث سے مقصود بیانِ رکعات نہیں بلکہ ان کا زیادہ نہ ہونا ہے۔ یعنی حضور نبی اکرم ﷺ پورا سال تہجد کی نماز بشمول وتر گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا رمضان کے علاوہ باقی گیارہ ماہ ہوتے۔ ان گیارہ رکعات میں ۸ رکعات تہجد کی اور ۳ وتر کی ہوا کرتی تھیں۔

امام بخاری مذکورہ حدیث کو باب 'فضل من قام رمضان' میں اس وجہ سے لائے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پورا سال پابندی سے نمازِ تہجد پڑھتے تھے۔ جب رمضان المبارک کا آغاز ہوتا تو اس میں صلاۃ التراویح شروع ہو جاتی۔ آپ ﷺ اس ماہ میں نماز تراویح بھی پڑھتے اور اپنے تہجد کے معمول کو بھی جاری رکھتے۔ اس خیال سے کہ نمازِ تروایح کی طویل نماز ۲۰ رکعات پڑھنے کے بعد کہیں آپ ﷺ نمازِ تہجد کے معمول میں کوئی تبدیلی تو نہیں فرماتے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا، جس کا جواب مذکورہ حدیث میں دیا گیا ہے کہ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح شروع ہو جانے کے باوجود آپ ﷺ تہجد ترک نہیں کرتے تھے، اس کی فضیلت اس قدر زیادہ تھی کہ اس کو بھی نمازِ تراویح کے ساتھ جاری رکھتے تھے۔

←

....

....

☆ کیا تہجد کا نام ہی قیام رمضان اور صلاۃ التراویح ہے؟ ایک مغالطے کا ازالہ

بعض لوگ نمازِ تراویح کی مشروعیت پر بحث کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ نمازِ تہجد ہی کا نام رمضان میں قیامِ رمضان اور صلاۃ التراویح رکھ دیا گیا ہے، یہ کوئی الگ نماز نہیں ہے، لہٰذا تعداد آٹھ رکعات ہونے کے حوالے سے ان کا موقف درست ہے۔ لیکن درحقیقت یہ ان لوگوں کی حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مطہرہ اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف محض ایک قیاس آرائی ہے۔

اگر نمازِ تہجد ہی کا نام رمضان میں تراویح رکھ دیا گیا ہوتا اور یہ الگ نماز نہ ہوتی بلکہ ایک ہی نماز کے دو نام ہوتے تو پھر 'صلاۃ اللیل' سے ہٹ کر قیامِ رمضان کی جو فضیلت بار بار الگ سے آئی ہے اس کا کیا مفہوم ہوگا؟ امام بخاری نے 'کتاب صلاۃ التراویح' کے تحت قیامِ رمضان کی فضیلت پر الگ باب قائم کیا ہے اور اس میں صحیح احادیث درج کی ہیں۔ جب کہ 'نماز تہجد' پر بھی الگ کتاب قائم کر چکے ہیں جس کا بیان پہلے آ گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز تہجد اور قیام رمضان دو الگ الگ نمازیں ہیں۔ ہرگز ایک ہی نماز کے دو نام نہیں۔

☆ نمازِ تہجد کو رمضان میں نمازِ تراویح قرار دینے والوں کا خیال اس لیے بھی غلط ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز تراویح کی جماعت صرف تین راتوں میں کرائی ہے جب کہ آپ ﷺ نے نمازِ تہجد کی باقاعدہ جماعت کبھی نہیں کرائی۔ آپ ﷺ نماز تہجد گھر میں پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے کیونکہ اسے گھر میں پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے۔ نمازِ تراویح کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ خود باہر تشریف لائے، تین راتیں یہ نماز پڑھائی۔ لیکن جب لوگوں کی تعداد بڑھتی دیکھی تو اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز ان پر فرض نہ ہوجائے، آپ ﷺ حکمتاً چوتھے روز نمازِ تراویح کے لیے مسجد

....

....

میں تشریف نہ لائے۔ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں نمازِ تراویح کی دوبارہ اور باقاعدہ جماعت شروع کروائی جب کہ نمازِ تہجد کی جماعت تو کبھی کسی نے شروع ہی نہیں کرائی۔ معلوم ہوا کہ نمازِ تراویح الگ نماز ہے اور تہجد الگ نماز ہے۔

☆ 'صحیح البخاری' کی جس روایت میں بشمول وتر گیارہ رکعات کا عدد بیان ہوا ہے اس میں تصریح ہے کہ یہ وہ نماز ہے جو رمضان اور غیر رمضان میں پورا سال پڑھی جاتی ہے اور پورا سال پڑھی جانے والی نماز، صرف نمازِ تہجد ہی ہے، نمازِ تراویح نہیں ہے۔ نمازِ تراویح کا عدد 'صحیح البخاری' اور 'صحیح مسلم' دونوں ہی میں ذکر نہیں ہوا۔

☆ امام مسلم نے مذکورہ بالا حدیث کو قیامِ رمضان کے باب میں درج ہی نہیں کیا

امام مسلم، امام بخاری کے سب سے بڑے معتمد شاگرد اور معاصر ہیں۔ انہوں نے زیرِ نظر حدیث کو 'کتاب الصیام' کے تحت سرے سے درج ہی نہیں کیا۔ اس سے ان کا مذہب واضح ہوتا ہے کہ امام مسلم اس حدیث کا کوئی تعلق صلاۃ التراویح یا قیامِ ماہِ رمضان کے ساتھ نہیں سمجھتے تھے۔ امام مسلم اگر اس حدیث کا اطلاق نمازِ تراویح پر کرتے یا اس سے مراد قیامِ رمضان لیتے تو لامحالہ اسے 'کتاب الصیام' یا قیامِ رمضان کے تحت درج کرتے۔ ان کا اس حدیث کو 'کتاب الصیام' کے تحت سرے سے درج ہی نہ کرنا، بلکہ اسے '**باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبي ﷺ في اللیل**' کے تحت درج کرنا اس بات کا واضح اور قطعی ثبوت ہے کہ وہ اس سے مراد صرف نمازِ تہجد ہی لیتے تھے، نہ کہ صلاۃ التراویح۔

—

....

....

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو تہجد کے باب میں لانے پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

اب 'صحیحین' (بخاری اور مسلم) دونوں کو سامنے رکھ کر اگر نفسِ مسئلہ کو سمجھیں تو صورتِ حال واضح ہو جاتی ہے کہ امام مسلم صرف اس حدیث کو 'صلاۃ اللیل' یعنی 'کتاب التهجد' کے تحت لائے ہیں، اور کتاب الصیام یا باب رمضان میں اس کا ذکر ہی نہیں کیا اور امام بخاری بھی اس کو 'کتاب التهجد' کے تحت لائے ہیں، مگر فضیلتِ قیامِ رمضان کے تحت بھی اس کا ذکر کر دیا۔ تاہم انہوں نے مذکورہ کتاب کے تحت اس حدیث کے لیے عددِ رکعات کا باب قائم نہیں کیا۔ جب ان دونوں اکابر ائمہِ حدیث - امام بخاری اور امام مسلم - کی تخریج اور اسلوب کو ملا کر دیکھیں تو 'کتاب التهجد' کے تحت یا 'صلاۃ اللیل' کے تحت اس حدیث کو لانے پر دونوں متفق ہیں۔ دونوں نے اس حدیث کو 'کتاب التهجد' یا 'صلاۃ اللیل' میں درج کیا ہے۔ گویا دونوں نے اس حدیث کا اِطلاق نمازِ تہجد پر یکساں طور پر کیا ہے۔

اب رہ گیا دوسرا امر کہ کیا اس حدیث کو 'کتاب الصیام' یا 'قیامُ رمضان' کے تحت بھی دونوں نے درج کیا ہے یا نہیں؟ تو امام مسلم کے حوالے سے جواب بالکل نفی میں ہے۔ انہوں نے اسے ماہِ رمضان سے جوڑا ہی نہیں۔ صرف امام بخاری نے وہاں بھی ذکر کیا ہے۔ گویا امام بخاری اسے قیامِ رمضان کے تحت درج کرنے میں منفرد ہو گئے، جب کہ امام بخاری اور امام مسلم دونوں اس حدیث کو 'کتاب التهجد' یا 'صلاۃ اللیل' کے تحت درج کرنے میں متفق ہوئے۔ دونوں کے ہاں اس کا 'قیام اللیل في شهر رمضان' پر اطلاق متفق علیہ نہیں ہے۔ اس میں صرف امام بخاری منفرد ہیں۔

←

....

....

اُصولِ حدیث کے تحت جس معاملے میں امام بخاری یا امام مسلم منفرد ہوں گے، اس کا درجہ ادنیٰ ہے؛ اور جس امر پر دونوں کا اتفاق ہو گا اُس کا درجہ اعلیٰ ہے۔ کیونکہ انفرادِ بخاری یا انفرادِ مسلم کے مقابلے میں اتفاقِ بخاری اور مسلم کا درجہ اونچا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس اصول کے تحت بھی اس حدیث کا اطلاق نمازِ تراویح پر نہیں ہو گا بلکہ صرف نمازِ تہجد پر ہوگا۔ خواہ یہ نمازِ تہجد ماہِ رمضان میں آخرِ شب پڑھی جائے یا سال کے بقیہ گیارہ مہینوں میں رات کے کسی حصے میں پڑھی جائے۔ یہی اصولِ تخریج 'صحیح مسلم' کے علاوہ 'سنن ابی داؤد'، 'سنن الترمذی' اور 'سنن النسائی' میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے بھی اس حدیث کو محض 'صلاۃ اللیل' یعنی نمازِ تہجد کے تحت درج کیا ہے، 'صلوٰۃ التراویح' کے تحت نہیں۔

لہٰذا امام بخاری کا منشا اور مراد ہم سے بہتر ائمہ 'صحاحِ خمسہ' سمجھتے ہیں۔ جب تمام ائمہِ صحاح اس حدیث کا معنوی اِطلاق فقط نمازِ تہجد پر کر رہے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ امام بخاری کا معنی و مراد بھی یہی ہوگا۔ اس باب میں 'صحیح البخاری' کی اگلی احادیث بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

آخِرُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ

٤٤/ ٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٥/ ٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهٖ وِتْرًا، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوتر، باب ليجعل آخر صلاته وترا، ١/ ٣٣٩، الرقم/ ٩٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخرالليل، ١/ ٥١٧، الرقم/ ٧٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٢٠، الرقم/ ٤٧١٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٨٠، الرقم/ ٦٧٠٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ١٤٤، الرقم/ ١٠٨٢، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٣/ ٣٤، الرقم/ ٤٦٠٦۔

٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل، ١/ ٥١٧، الرقم/ ٧٥١، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب وقت الوتر، ٣/ ٢٣٠، الرقم/ ١٦٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٩، الرقم/ ٤٩٧١۔

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی رات کی سب سے آخری نماز﴾

۲/۴۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۴۵۔ ایک اور روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو نمازِ (تہجد) پڑھے، وہ وتر کو نماز کے آخر میں پڑھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ یہی حکم فرماتے تھے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٧/٥. وَعَنْهَا رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ، فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

٤٨/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ

٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوتر، باب ساعات الوتر، ١/٣٣٨، الرقم/٩٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل، ١/٥١٢، الرقم/٧٤٥، والدارمي في السنن، ٤/٤٥٠، الرقم/١٥٨٧، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤٣٧، الرقم/١٣٩٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤، الرقم/٤٦١١.

٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوتر، باب ما جاء في الوتر، ١/٣٣٨، الرقم/٩٤٩، وابن حبان في الصحيح، ٦/٣٤٧، الرقم/٢٦١٤.

٤٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ٢/٤٦، الرقم/١٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٨، الرقم/٤٥٨٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/١٢٢، الرقم/١٩١٨.

۴/۴۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ ﷺ کی نمازِ وتر سحر تک ہوتی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۴۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **ہی سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ (بشمول) وتر گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ آپ ﷺ کی رات کی نماز ہوتی۔ اس میں آپ ﷺ سجدہ ایسا کرتے کہ آپ ﷺ کے سر مبارک اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا۔ آپ ﷺ نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کی اطلاع دینے حاضر ہو جاتا۔

اِسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۶/۴۸۔ عبد اللہ بن ابی قیس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

اللهِ ﷺ يُوْتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَـلَاثٍ، وَسِتٍّ وَثَـلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَـلَاثٍ، وَعَشْرٍ وَثَـلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَـلَاثَ عَشْرَةَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. قُلْتُ: مَا يُوتِرُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يَدَعُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ وَسِتٍّ وَثَـلَاثٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کتنے وتر پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ ﷺ نمازِ شب (تہجد اور وتر) کو طاق بناتے تھے چار اور تین کی صورت میں، کبھی چھ اور تین (کی صورت میں)، کبھی آٹھ اور تین (کی صورت میں) اور کبھی دس اور تین (کی صورت میں؛ یعنی نمازِ شب [تہجد] کبھی مجموعی طور پر جفت رکعات کی صورت میں نہیں پڑھتے تھے بلکہ ہمیشہ اسے طاق یعنی وتر بناتے تھے)۔ آپ نے سات رکعات سے کم وتر نہیں پڑھے اور نہ تیرہ رکعات سے زیادہ (یعنی بہر صورت وتر تین ہوتے تھے اور بقیہ رکعات نمازِ تہجد کی ہوتی تھیں)۔

ابو داود بیان کرتے ہیں کہ احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فجر کی پہلی دو رکعات کو وتر نہیں بنایا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا: وتر نہ بناتے؟ فرمایا کہ انہیں ترک نہ فرماتے تھے اور امام احمد نے چھ اور تین (یعنی نو) رکعات کا ذکر نہیں کیا۔

اسے امام ابو داؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۳۔ **اِسماعیل** بن محمد الانصاری، **تصحیح حدیث صلاۃ التروایح عشرین رکعۃ**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبہ الامام الشافعی، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۵۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الکنیٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، بدون سنۃ الطبع۔

۶۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **معرفة السنن والآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربي۔

۱۱۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ، بدون سنۃ الطبع۔

۱۲۔ **ابن الجعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید جوہری بغدادی (۱۳۴-۲۳۰ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۳۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۴۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۵۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔ + بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر في أحادیث الرافعي الکبیر**۔ المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۱۷۔ **ابن حجر عسقلانی**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/

۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۷۹ھ۔

۱۸۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔ + بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، بدون سنۃ الطبع۔

۱۹۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۲۰۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ/۹۹۴-۱۰۶۴ء). **الإحكام في أصول الأحكام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔ + بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ، بدون سنۃ الطبع۔

۲۱۔ **ابن حزم**، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاہری (۳۸۳-۴۵۶ھ/۹۹۳-۱۰۶۴ء)۔ **المحلّى**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ، بدون سنۃ الطبع۔

۲۲۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۳۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۲۴۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۵۔ **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۲۶۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۷۔ **ابن رُشد**، ابو ولید محمد بن احمد بن محمد قرطبی (م ۵۹۵ھ)۔ **بداية المجتهد ونهاية المقتصد**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ الکلیات الازہریہ، ۱۹۷۴ء۔

۲۸۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/ ۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۹۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۳۰۔ **زیلعی**، ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر: دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۳۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **تنوير الحوالک شرح موطأ مالک**۔ مصر: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔

۳۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۳۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ المدینہ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۳۴۔ **شاہ ولی اللہ**، الدھلوی (۱۷۰۴ھ/۱۷۶۲ء)۔ **المسوی من أحادیث الموطأ**۔ المکہ المکرّمہ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبہ الحجاز، ۱۳۵۱ھ۔

۳۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۵ھ)۔ **نیل الأوطار من أحادیث سیّد الأخیار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔+ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۷۳ء۔

۳۶۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۷۔ **صنعانی**، محمد بن اسماعیل امیر (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام من أدلۃ الأحکام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۳۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۳۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۴۰۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۴۱۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۴۲۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۳۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۴۴۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۴۵۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۴۶۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد لما في الموطا من المعانی والأسانيد**۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

۴۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۴۸۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰- ۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۴۹۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۵۰۔ **عظیم آبادی**، محمد شمس الحق العظیم آبادی۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۵۱۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی (۲۰۷ - ۳۰۱ھ)۔ **کتاب الصیام**۔ بومبائی، ہند: الدار السّلفیہ، ۱۴۱۲ھ۔

۵۲۔ **ابن قدامة**، ابو محمد عبداللہ بن احمد مقدسی (۶۲۰ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۵۳۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۵۴۔ **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳- ۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۵۵۔ **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳- ۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **المدونة الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۵۶۔ **مبارکپوری**، ابو العلاء محمد عبد الرحمان بن عبد الرحیم المبارکپوری (۱۲۸۳- ۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۷۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶- ۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۵۸۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ **الأحادیث المختارة**۔ المکہ المکرّمہ، المملکة العربیة السعودیة: مکتبة النہضة الحدیثہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۹۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔

بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۶۰۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۶۱۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۲۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۶۳۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔